بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنے مکان کے ساتھ والے البیت میں جو البیت المبارک کہلاتا ہے۔ اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی۔ اس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سنا تو آپ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت حسان بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسان نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

(دیوان حسان بن ثابت)

"یعنی اے خدا کے پیارے رسول! تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی"

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود کو اس طرح روتے دیکھا اور اس وقت آپ البیت میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ میں اس وقت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہورہی تھی کہ "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا"

(سیرت طیبہ ص ۲۷۔۱۲۸ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ اپریل ۱۹۶۰ء)

ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود کی پہلی بیوی سے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ حضور کی زندگی میں جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں بیعت کی۔ آپ کے قبول احمدیت سے پہلے زمانہ کی بات ہے کہ ان سے ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے اخلاق وعادات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس پر فرمایا کہ

"ایک بات میں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود) میں خاص طور پر دیکھی ہے وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اگر کوئی شخص آنحضرتؐ کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور غصے سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے آنحضرت ﷺ سے تو والد صاحب کو عشق تھا۔ ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا اور مرزا سلطان احمد صاحب نے اس بات کو بار بار دہرایا"

(سیرت طیبہ ص ۳۴ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اپریل ۱۹۶۰ء)

کیا میں آنحضرت ﷺ کے مزار کو دیکھ بھی سکوں گا!

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے فرزند حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں:۔

"ایک دفعہ گھریلو ماحول کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کچھ طبیعت ناساز تھی اور آپ گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت اماں جان نوّر اللہ مرقدھا اور ہمارے نانا جان یعنی حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم بھی پاس بیٹھے تھے کہ حج کا ذکر شروع ہوگیا۔ حضرت نانا جان نے کوئی ایسی بات کہی کہ اب تو حج کے لئے سفر اور رستے وغیرہ کی سہولت پیدا ہورہی ہے حج کو چلنا چاہئے۔ اس وقت زیارت حرمین شریفین کے تصور میں حضرت مسیح موعود کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور آپ اپنے ہاتھ کی انگلی سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ حضرت نانا جان کی بات سن کر فرمایا:۔ "یہ تو ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے مگر میں سوچا کرتا ہوں کہ کیا میں آنحضرت ﷺ کے مزار کو دیکھ بھی سکوں گا"

یہ ایک خالصۃً گھریلو ماحول کی بظاہر چھوٹی سی بات ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اس میں اُس اتھاہ سمندر کی طغیانی لہریں کھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں جو عشقِ رسولؐ کے متعلق حضرت مسیح موعود کے قلب صافی میں موجزن تھیں۔ حج کی کسے خواہش نہیں مگر ذرا اس شخص کی بے پایاں محبت کا اندازا لگاؤ جس کی روح حج کے تصور میں پروانہ وار رسول پاکؐ (فداہ نفسی) کے مزار پر پہنچ جاتی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی چل پڑتی ہے''

(سیرت طیبہ ص ۳۵۔۳۶ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اپریل ۱۹۶۰ء)

ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سفر میں تھے اور لاہور کے اسٹیشن کے پاس ایک مسجد میں وضو فرما رہے تھے۔ اس وقت پنڈت لیکھرام حضور سے ملنے کے لئے آیا اور آکر سلام کیا۔ مگر حضرت صاحب نے کچھ جواب نہیں دیا۔ اس نے اس خیال سے کہ شاید آپ نے سنا نہیں دوسری طرف سے ہو کر پھر سلام کیا۔ مگر آپ نے پھر بھی توجہ نہیں کی۔ اس کے بعد حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ حضور! پنڈت لیکھرام نے سلام کیا تھا آپ نے فرمایا:۔

''ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے''

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۷۲ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ۱۹۳۵ء)

جس مجلس میں ہمارے رسول اللہ کو برا بھلا کہا گیا تم اس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے؟

''ایک دفعہ آریہ صاحبان نے وچھو والی لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا اور اس میں شرکت کرنے کے لئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو دعوت دی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود سے بھی باصرار درخواست کی کہ آپ بھی اس بین الادیان جلسہ کے لئے کوئی مضمون تحریر فرمائیں اور وعدہ کیا کہ جلسہ میں کوئی بات خلاف تہذیب اور کسی مذہب کی دلآزاری کا رنگ رکھنے والی نہیں ہوگی اس پر حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک ممتاز حواری حضرت مولوی نورالدین صاحب کو جو بعد میں جماعت احمدیہ کے خلیفۂ اوّل ہوئے بہت سے احمدیوں کے ساتھ لاہور روانہ کیا اور ان کے ہاتھ ایک مضمون لکھ کر بھیجا جس میں دینِ محمدؐ کے محاسن بڑی خوبی کے ساتھ اور بڑے دلکش رنگ میں بیان کئے گئے تھے۔ مگر جب آریہ صاحبان کی طرف سے مضمون پڑھنے والے کی باری آئی تو اس نے اپنی قوم کے وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مضمون میں رسول پاک ﷺ کے خلاف اتنا زہر اگلا اور ایسا گند اچھالا کہ خدا کی پناہ۔ جب اس جلسہ کی اطلاع حضرت مسیح موعود کو پہنچی اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب قادیان واپس آئے تو آپ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دوسرے احمدیوں پر سخت ناراض ہوئے اور بار بار جوش کے ساتھ فرمایا کہ جس مجلس میں ہمارے رسول اللہؐ کو برا بھلا کہا گیا اور گالیاں دی گئیں تم اس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے؟ اور کیوں نہ فوراً اٹھ کر باہر چلے آئے؟ تمہاری غیرت نے کس طرح برداشت کیا کہ تمہارے آقا کو گالیاں دی گئیں اور تم خاموش بیٹھے سنتے رہے؟ اور پھر آپ نے بڑے جوش کے ساتھ یہ قرآنی آیت پڑھی کہ

اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِھَا وَیُسْتَھْزَأُ بِھَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ۔ (سورہ نسآء)

یعنی اے مومنو! جب تم سنو کہ خدا کی آیات کا دل آزار رنگ میں کفر کیا جاتا اور ان پر ہنسی اڑائی جاتی ہے تو تم ایسی مجلس سے فوراً اٹھ جایا کرو تاوقتیکہ یہ لوگ کسی مہذبانہ انداز گفتگو کو اختیار کریں۔

اس مجلس میں حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ اوّل) بھی موجود تھے اور وہ حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ پر ندامت کے ساتھ سر نیچے ڈالے بیٹھے رہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کے اس غیورانہ کلام سے ساری مجلس ہی شرم وندامت سے کٹی جارہی تھی''

(سیرت طیبہ ص ۳۱ تا ۳۳ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اپریل ۱۹۶۰ء)

نور کی مشکیں

حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران۳۲)

4

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ

کا

عشق رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واقعات کی روشنی میں

The Founder of the Jama'at Ahamdiyya's

Love for the Holy Prophet (P.B.U.H)

Part IV

According to the incidents in the life of the Founder of the Jama'at Ahmadiyya.

Language:- Urdu

''ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل وجان اس سے معطر ہوگیا۔اسی رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' (براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد اوّل ص۵۹۸)

اے میرے آسمانی آقا!

اس ابتلاءِ عظیم سے نجات بخش

''مخالفین نے ہمارے رسول ﷺ کے خلاف بیشمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلقِ کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک ﷺ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ان کے دلآزار طعن وتشنیع نے جو وہ حضرت خیرالبشر ﷺ کی ذاتِ والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون ومددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاءِ عظیم سے نجات بخش''

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد۵ ص۱۵)